بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث "تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِمَامَهُمْ"

اعتراض اور جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم	صرف ایک	یعنی : اللہ تبارک و تعالےٰ	.. اللہ کے سوا کوئی نہیں
ہمارا امام	صرف ایک	یعنی : محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	.. فرقہ وارانہ امام نہیں
ہمارا دین	صرف ایک	یعنی : اللہ کا پسند کردہ دین اسلام	.. فرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام	صرف ایک	یعنی : اللہ کا رکھا ہوا نام مسلمین	.. فرقہ وارانہ نام نہیں
بنیادِ محبت	صرف ایک	یعنی : اللہ تعالےٰ سے تعلق	.. دنیوی تعلقات نہیں
وجہِ افتخار	صرف ایک	یعنی : ایمان باللہ العظیم	.. وطن اور زبان نہیں

اگر آپ ہماری اس دعوت سے متفق ہیں تو ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔
تعارفی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔

جماعت المسلمین

{فون 6677870} مسجد المسلمین۔ کوثر نیازی کالونی۔ نارتھ ناظم آباد، بلاک بی۔ کراچی ۳۳

جماعت المسلمین

کے ذکر سے حدیث خالی ہے۔ ابوداؤد کی جس روایت میں چاروں زمانوں کا ذکر ہے اس میں "ان کان للہ تعالیٰ خلیفۃ فی الارض" کے الفاظ ہی نہیں۔ یہ چیز ان الفاظ کو مزید مشکوک بنا دیتی ہے۔

خلاصہ: ابوداؤد کی حدیث جس کو بطور تفسیر پیش کیا گیا ہے کئی لحاظ سے متناً معلول ہے اور سنداً مشکوک ہے لہٰذا وہ تفسیر کرنے کے قابل نہیں۔

۷) ذیل میں ہم صحیحین اور ابوداؤد کی احادیث کے متون کا موازنہ کرتے ہیں:-

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث کا متن	ابوداؤد کی حدیث کا متن
قُلْتُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذٰلِكَ۔	إِنْ كَانَ لِلّٰهِ تَعَالَى خَلِيفَةٌ فِي الْأَرْضِ فَضَرَبَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَأَطِعْهُ وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ۔
ترجمہ	**ترجمہ**
(حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں): میں نے کہا اگر نہ مسلمین کی جماعت ہو اور نہ امام ہو (تو میں کیا کروں)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جانا اگرچہ تمہیں درخت کی جڑ چبانی پڑے پھر تم اسی حالت میں رہنا یہاں تک کہ تمہیں موت آئے۔	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر زمین میں اللہ تعالےٰ کا کوئی خلیفہ ہو جو تمہاری پیٹھ پر مارے اور تمہارا مال چھین لے تو تم اس کی اطاعت کرنا ورنہ درخت کا تنہ چبا چبا کر مر جانا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلۂ اشاعت ۱۱۲ صفر ۱۴۱۱ھ

حدیث "تلزم جماعۃ المسلمین وامامھم"

اعتراض اور جواب

اعتراض ان الحدیث یفسر بعضہ بعضا۔ ایک حدیث دوسری حدیث کی تفسیر کرتی ہے۔ اس اصول پر حدیث "تلزم جماعۃ المسلمین وامامھم" کی تفسیر بھی دوسری حدیث سے کرنی ہوگی۔ ابوداؤد میں ایک حدیث ہے "ان کان للہ تعالیٰ خلیفۃ فی الارض فضرب ظھرک واخذ مالک فاطعہ" اگر زمین میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ موجود ہو جو تیری پیٹھ پر کوڑے مارے اور تیرا مال چھین لے پھر بھی تو اس کی اطاعت کر۔

یہ حدیث تشریح کرتی ہے کہ "تلزم جماعۃ المسلمین وامامھم" سے مراد خلیفہ ہے نہ کہ ہر امیر۔

جواب ۱) ابوداؤد کی حدیث صحیح نہیں۔ اس حدیث کا ایک راوی سبیع بن خالد ہے۔ اس راوی کے نام ہی کا فیصلہ نہیں ہو سکا۔ کوئی کہتا ہے سبیع بن خالد کوئی کہتا ہے خالد بن خالد، کوئی کہتا ہے خالد بن سبیع کوئی کچھ اور کہتا ہے (تہذیب التہذیب) نام کے اس اختلاف کے باوجود ابن حبان اور عجلی جو متساہلین میں سے ہیں انہوں نے اس کو ثقہ کہدیا لیکن حافظ ابن حجر جو نہ متشددین میں سے ہیں اور نہ متساہلین میں سے انہوں نے ابن حبان اور عجلی کی توثیق پر اعتماد نہیں کیا بلکہ اس کو صرف مقبول لکھا ہے (تقریب)۔

اس حدیث کی سند میں قتادہ کا عنعنہ بھی ہے جو اس حدیث کو مشکوک بنا دیتا ہے۔ الغرض یہ حدیث سنداً ضعیف ہے۔

جب یہ حدیث ہی ضعیف ہے تو یہ کسی دوسری حدیث کی تفسیر کی صلاحیت ہی نہیں رکھتی۔

۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مندرجہ ذیل دو جملے روایت کئے گئے ہیں:-

(۱) تلزم جماعۃ المسلمین وامامھم (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۲) ان کان للہ تعالیٰ خلیفۃ فی الارض ..... فاطعہ (ابوداؤد)

ان دونوں جملوں میں سخت اختلاف ہے۔ اعتراض کرنے والے ہمیں بتائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سے الفاظ ارشاد فرمائے تھے۔ ظاہر ہے کہ ان دونوں میں سے ایک ہی جملہ صحیح ہو سکتا ہے اور وہ وہی ہو سکتا ہے جو صحیح حدیث میں ہے۔

اگر یہ کہا جائے کہ دونوں جملے ارشاد فرمائے تھے تو یہ قطعاً بے ثبوت ہے۔ جب تک دونوں جملوں کے بہ یک وقت ارشاد فرماتے کا ثبوت نہ ملے ایک جملہ دوسرے کی تفسیر نہیں کر سکتا۔

۳) ایک حدیث دوسری حدیث کی تفسیر اس صورت میں کر سکتی ہے جب

(۱) مختلف صحابیوں نے حدیث کو روایت کیا ہو،

یا

(۲) ایک ہی صحابی نے مختلف اوقات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر حدیث کو روایت کیا ہو،

یا

③ حدیث کی کسی خاص سند میں کوئی لفظ یا کچھ الفاظ زائد ہوں جو کسی مختصر حدیث کی تشریح کرتے ہوں۔

جب حدیث ایک ہی ہو، واقعہ ایک ہی ہو، روایت کرنے والا صحابی بھی ایک ہی ہو لیکن الفاظ میں اختلاف ہو تو ایک حدیث دوسری حدیث کی تفسیر کیسے کرے گی؟

۴) اگر ابو داؤد کی حدیث کو صحیح مان لیا جائے اور احادیث کے مختلف الفاظ کو بھی صحیح مان لیا جائے تو حدیث مضطرب المتن ہوگی یعنی متناً ضعیف ہوگی۔

۵) باعتبار صحت احادیث کے سات درجے ہیں۔ اوّل درجہ کی وہ حدیث ہوتی ہے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں ہو۔ ابو داؤد کی حدیث کو کسی نے صحیح نہیں کہا لہٰذا وہ ساتویں درجہ کی بھی صحیح حدیث نہیں۔ اس کا متن صحیحین کی حدیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے معلول ہے اور ساقط الاعتبار ہے۔

۶) صحیحین کی حدیث میں چاروں زمانوں کا ذکر بڑی وضاحت کے ساتھ ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں یہ حدیث بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ یکساں الفاظ میں مروی ہے۔ اس حدیث میں چوتھے زمانے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے:۔ تلزم جماعة المسلمين وامامهم۔

ابو داؤد کی حدیث جس سے یہ الفاظ "ان كان لله تعالىٰ خليفة في الارض" لئے گئے ہیں اس میں چاروں زمانوں کا ذکر وضاحت کے ساتھ نہیں ہے۔ ابو داؤد سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ الفاظ تیسرے زمانے کے متعلق ہیں۔ اگر ان کو چوتھے زمانے کے متعلق مان لیا جائے تو پھر تیسرے زمانے

کے ذکر سے حدیث خالی ہے۔ ابو داؤد کی جس روایت میں چاروں زمانوں کا ذکر ہے اس میں "ان کان للہ تعالیٰ خلیفۃ فی الارض" کے الفاظ ہی نہیں۔ یہ چیز ان الفاظ کو مزید مشکوک بنا دیتی ہے۔

خلاصہ: ابو داؤد کی حدیث جس کو بطور تفسیر پیش کیا گیا ہے کئی لحاظ سے متناً معلول ہے اور سنداً مشکوک ہے لہٰذا وہ تفسیر کرنے کے قابل نہیں۔

۷) ذیل میں ہم صحیحین اور ابو داؤد کی احادیث کے متون کا موازنہ کرتے ہیں :-

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث کا متن	ابو داؤد کی حدیث کا متن
قُلْتُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ۔	اِنْ كَانَ لِلّٰهِ تَعَالٰى خَلِيْفَةٌ فِى الْاَرْضِ فَضَرَبَ ظَهْرَكَ وَاَخَذَ مَالَكَ فَاَطِعْهُ وَاِلَّا فَمُتْ وَاَنْتَ عَاضٌّ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ۔
ترجمہ	ترجمہ
(حضرت حذیفہ رضؓ کہتے ہیں) : میں نے کہا اگر نہ مسلمین کی جماعت ہو اور نہ امام ہو (تو میں کیا کروں)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ان تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جانا اگرچہ تمہیں درخت کی جڑ چبانی پڑے پھر تم اسی حالت میں رہنا یہاں تک کہ تمہیں موت آ جائے۔	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اگر زمین میں اللہ تعالیٰ کا کوئی خلیفہ ہو جو تمہاری پیٹھ پر مارے اور تمہارا مال چھین لے تو تم اس کی اطاعت کرنا ورنہ درخت کا تنہ چبا چبا کر مر جانا۔

صحیحین کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حالات اتنے خراب ہو جائیں کہ کھانے کو کچھ نہ ملے سوائے درخت کی جڑوں کے تو درخت کی جڑیں چبا چبا کر مر جانا چاہیئے لیکن فرقوں کا ساتھ نہیں دینا چاہیئے۔

ابوداؤد کی حدیث کا تقاضا یہ ہے کہ حالات اچھے ہوں یا برے اگر خلیفہ نہ ہو تو درخت کا تنہ چبا چبا کر مر جانا چاہیئے۔

معترضین کو ابوداؤد کی حدیث پر بڑا ناز ہے تو آخر وہ اس حدیث پر عمل کیوں نہیں کرتے۔ خلیفہ ہے نہیں تو وہ تنہ چبا چبا کر مرتے کیوں نہیں۔ فوراً جنگل میں چلے جائیں اور وہیں تنہ چبا چبا کر زندگی کے بقیہ دن گذار دیں۔

رہے ہم تو ہم تو صحیحین کی حدیث کو حجت سمجھتے ہیں اور ابوداؤد کی حدیث کو سنداً ضعیف اور متناً معلول سمجھتے ہیں۔ ہم صحیحین کی حدیث پر عمل کر رہے ہیں اور اگر ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ تعالےٰ درختوں کی جڑیں چبا چبا کر بھی اپنی زندگی گذار دیں گے اور مر جائیں گے۔ صحیحین کی حدیث میں جڑیں چبا چبا کر فوراً مر جانے کا حکم نہیں ہے۔

جماعت المسلمین

مسجد المسلمین۔ کوثر نیازی کالونی۔ بلاک جی، نارتھ ناظم آباد، کراچی ۳۳